سوال

''لَاإِلٰہَ اِلَّااللہ'' کی تلقین کب کی جائے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تلقین کا وقت کون سا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تلقین موت کے وقت کی جائے ، یعنی جب انسان موت وحیات کی آخری کشمکش میں مبتلا ہو تو اسے ''لا الہ الا اللہ'' کی تلقین کی جائے جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا ابو طالب کی موت کے وقت، ان کے پاس تشریف لاکر فرمایا تھا :

«يا عَمِّ قُلْ لَاإِلٰہَ اِلَّااللہُ كَلِمَةً أَحاجُ لَكَ بِہَا عِنْدَ اللہِ» (صحيح البخاري، الجنائز، باب اذا قال المشرک عند الموت لا الہ الا اللہ، ح : ۱۳۶۰ و صحيح مسلم، الايمان، باب الدليل علی صحة اسلام من حضرہ الموت... ح : ۲۴)

''اے چچا! لا الہ الا اللہ کلمہ توحید پڑھ لو، یہ ایک ایسا کلمہ ہے کہ اس کی وجہ سے میں اللہ کے یہاں تمہارے بارے میں گواہی دے سکوں گا یا جسے بطور حجت پیش کر سکوں گا۔''

لیکن آپ کے چچا ابو طالب نے، والعیاذ باللہ یہ کلمہ نہ کہا اور وہ مشرک ہی فوت ہوئے۔

دفن کے بعد تلقین بدعت ہے کیونکہ اس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ثابت نہیں ہے، لہٰذا اس کے بجائے وہ کام کرنے چاہئیں جنہیں امام ابوداود نے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی میت کے دفن کرنے سے فارغ ہوتے تو آپ اس کی قبر پر کھڑے ہوجاتے اور فرماتے :

«اِسْتَغْفِرُوا لِاَخِيكُمْ وَاسْأَلُوا لَہُ التَّثْبِيتَ فَاِنَّہُ الْآنَ يُسْأَلُ» (سنن ابی داوٗد، الجنائز، باب الاستغفار عند القبر للميت فی وقت الانصراف، ح : ۳۲۲۱)

''اپنے بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کی ثابت قدمی کے لیے دعا کرو کہ اس سے اب سوال کیا جارہا ہے۔''

رہا قبر کے پاس قرآن مجید پڑھنا یا میت کو قبور میں تلقین کرنا، تو یہ بدعت اور بے اصل کام ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل: صفحہ 332